

ازعدالت عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، حیدرآباد

بنام

شری راجا ریڈی مالرام

(اے کے سرکار، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ جسٹمز)

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11) دفعہ 23(4)، 44، 63(2) کاروباری ایسوسی ایشن کی تحلیل۔ ایک رکن پر تشخیص کا نوٹس۔ اگر ممبران کے خلاف لاگو تشخیص کا حکم نوٹس کے ساتھ نہیں دیا جاتا ہے۔۔ تحلیل، اثر۔ دفعہ 44، دائرہ کار اور اثر۔ "ہر شخص" کے معنی۔ "قابل ادائیگی ٹیکس" کے معنی۔۔

مشق۔ سوال جو ٹریبونل کے حکم سے پیدا نہیں ہوا تھا اور اس کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ اگر اٹھایا جاسکتا ہے۔

شراب کا کاروبار کرنے والے تین افراد کی ایک ایسوسی ایشن تحلیل کر دی گئی۔ ایسوسی ایشن یا انفرادی ممبروں کی طرف سے کوئی گوشوارہ داخل نہیں کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں ایسوسی ایشن کے ایک رکن بابا گوڈ کو ایسوسی ایشن کی آمدنی کا واپسی داخل کرنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 23(4) کے تحت ایسوسی ایشن کی قابل ٹیکس آمدنی کا جائزہ لیا اور قابل ادائیگی ٹیکس کا تعین کیا۔ بابا گوڈ سے ٹیکس وصول کرنے کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے تحلیل شدہ ایسوسی ایشن کے ایک اور رکن مدعا علیہ کو مطالبہ کا نوٹس جاری کیا۔ مدعا علیہ نے تشخیص کی منسوخی کے لئے دفعہ 27 کے تحت درخواست دی۔ انکم ٹیکس افسر نے اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے جائزہ منسوخ کرنے کا حکم دیتے ہوئے ہدایت کی کہ مدعا علیہ کو واپسی فائل کرنے اور اس کے حق میں ثبوت پیش کرنے کا موقع دے کر نئے سرے سے جائزہ لیا جائے۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے کہا کہ تشخیص کا ایک جائز حکم پہلے ہی دیا جا چکا ہے اور مدعا علیہ کو نیا نوٹس جاری کرنے یا نیا جائزہ لینے کا کوئی موقع نہیں ہے۔

مدعا علیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے ہائی کورٹ کو دو سوالوں کا حوالہ دیا کہ آیا 30 ستمبر 1953 کو دفعہ 23(4) کے تحت انکم ٹیکس افسر کی جانب سے دیا گیا تخمینہ کا حکم قانون کے لحاظ سے غلط تھا یا نہیں اور کیا مدعا علیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 کی شرائط کی وجہ سے تشخیص کے اس آرڈر میں طے شدہ ٹیکس کی رقم کے لئے ذمہ دار تھا یا نہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ دفعہ 23(4) کے تحت تشخیص کا حکم قانون میں غلط تھا اور مدعا علیہ ذمہ دار نہیں تھا۔ اس عدالت میں اپیل۔

منعقد : 30 ستمبر 1953 کو دفعہ 23(4) کے تحت انکم ٹیکس آفیسر کی طرف سے کی گئی اسیسمنٹ کا آرڈر قانون میں برا نہیں تھا اور جواب دہندہ اسیسمنٹ آرڈر کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم کا ذمہ دار تھا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے باب IV کے تحت افراد کی ایسوسی ایشن کا اندازہ تشخیص کی اکائی کے طور پر کیا جاسکتا ہے یا انفرادی ممبروں کو آمدنی کے متعلقہ حصص کے سلسلے میں الگ سے جانچا جاسکتا ہے۔ اس ایکٹ میں کسی ایسوسی ایشن کو حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لئے کوئی مشینری شامل نہیں ہے، جو اجتماعی طور پر اس کے ممبروں کے ہاتھوں میں ہے۔ ایسوسی ایشن کے ذریعہ حاصل کردہ آمدنی کے سلسلے میں تشخیص کی اکائی یا تو ایسوسی ایشن ہے یا آمدنی میں اپنے حصے کے سلسلے میں ہر انفرادی رکن ہے۔ ایسا تب ہوتا ہے جب ایسوسی ایشن موجود ہوتی ہے اور اس کے تحلیل ہونے کے بعد بھی یہی سچ ہوتا ہے۔ ایسوسی ایشن کی آمدنی کا کوئی جزوی تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا ہے، جو اس رکن کے حصے تک محدود ہے جسے تشخیص کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ تشخیص کا نظریہ صرف ان ممبروں کو پابند کرتا ہے جن کو تشخیص کا نوٹس دیا گیا تھا، درست نہیں ہے۔ دفعہ 44 میں "قابل ادائیگی ٹیکس" کی اصطلاح کا استعمال جس تناظر میں ہوتا ہے اس کا مطلب صرف ٹیکس ہو سکتا ہے جو ایسوسی ایشن اپنے کاروبار کو تحلیل کرنے یا بند کرنے کے لئے ادا کرنے کے لئے جائزہ لے سکتی ہے۔

دفعہ 44 کی بنیاد پر ایسوسی ایشن کی شخصیت کا جائزہ لینے کے مقاصد کے لئے جاری رکھا جاتا ہے۔ جس چیز کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کی تحلیل سے پہلے حاصل ہونے والی آمدنی اور ایسوسی ایشن کے ممبروں کو ایسوسی ایشن کے ممبروں کی حیثیت سے مشترکہ طور پر اور کئی طرح سے اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس طرح کے جائزے کے مقصد کے لئے، طریقہ کاریہ ہے کہ ایسوسی ایشن کی آمدنی کے تخمینے کے لئے لاگو ہوتا ہے جیسے یہ جاری رہا ہو۔ لہذا دفعہ 63(2) کے تحت مناسب شخص کو ایک نوٹس اتھارٹی کو ایسوسی ایشن پر ٹیکس لگانے کے قابل بنانے کے لئے کافی ہوگا۔ یہ درخواست کہ مدعا علیہ کو ذاتی طور پر تشخیص کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا اور اس وجہ سے وہ تخمینہ کردہ ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں تھے، برقرار نہیں رہ سکتا۔

سی اے ابراہم، اپوٹل، کوٹام بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، کوٹام، [1961] 2 ایس سی آر 765، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 290 آف 1963۔

آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 19 جنوری 1960 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل 1958 کے نمبر 7 کے معاملے میں کی گئی ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آراین سچتھی۔

جواب دہندہ کی طرف سے کے بھیم شنکر اور کے آر شرما۔

20 نومبر، 1963 عدالت کا فیصلہ

شاہ—جے۔ بابا گوڈ، پی وی راجاریڈی اور راجاریڈی ملارام نے "نظام آباد گروپ شراب کی دکانوں" کے نام سے افراد کی ایک ایسوسی ایشن تشکیل دی جس کا نام "گروپ" رکھا گیا۔ فسلی سال 1358 یعنی یکم اکتوبر 1948 سے 30 ستمبر 1949 تک گروپ نے سابق ریاست حیدرآباد سے حاصل کردہ شراب کے معاہدوں میں کاروبار کیا۔ فسلی سال 1358 کے اختتام کے ساتھ ہی معاہدوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے بعد کاروبار بند کر دیا گیا اور گروپ کو تحلیل کر دیا گیا۔ گروپ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22(1) کے تحت عام نوٹس کے مطابق اپنی آمدنی کی واپسی نہیں کی۔ نظام آباد سرکل کے انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں گروپ کے ایک رکن بابا گوڈ کو گروپ کی آمدنی کا واپسی فائل کرنے کے لیے کہا گیا لیکن بابا گوڈ مقررہ تاریخ پر واپسی فائل کرنے میں ناکام رہے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 23(4) کے تحت گروپ کی قابل ٹیکس آمدنی کا تخمینہ 51,000 روپے لگایا اور 8,826.14.0 روپے کو قابل ادائیگی ٹیکس مقرر کیا۔ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے بابا گوڈ سے ٹیکس وصول کرنے کی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں، 13 مارچ 1954 کو انکم ٹیکس افسر نے گروپ کے ایک اور رکن راجاریڈی ملارام کو نوٹس آف ڈیمانڈ جاری کیا۔ مؤخر الذکر نے اس کے بعد تخمینہ کو منسوخ کرنے کے لئے ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت درخواست دی۔ درخواست کو انکم ٹیکس افسر نے مسترد کر دیا تھا۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر سے اپیل میں حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور انکم ٹیکس افسر کو ہدایت دی گئی کہ وہ دفعہ 23(4) کے تحت اسسٹنٹ آرڈر کو منسوخ کریں اور راجاریڈی ملارام کو واپسی فائل کرنے اور تحلیل شدہ گروپ کے اکاؤنٹ کی کتاب پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد نیا جائزہ لیں۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل حیدرآباد برانچ نے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے حکم میں ترمیم کی۔ ٹریبونل نے کہا کہ اس معاملے میں دفعہ 23(4) کے تحت جائز حکم پہلے ہی دیا جا چکا ہے، اس لئے راجاریڈی ملارام کو نیا نوٹس جاری کرنے یا نیا جائزہ لینے کا کوئی موقع نہیں مل سکتا ہے، لیکن اس رائے کے ساتھ کچھ حد تک متضاد، ٹریبونل نے ہدایت دی کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اس بات پر غور کریں کہ آیا راجاریڈی ملارام کو کافی وجہ سے واپسی سے روکا گیا تھا یا نہیں۔

راجاریڈی ملارام کے کہنے پر ٹریبونل نے درج ذیل دو سوالات آندھرا پردیش ہائی کورٹ کو بھیجے تھے:

(1) حقائق اور معاملے کے حالات میں، کیا انکم ٹیکس افسر نے 30-9-1953 کو دفعہ 23(4) کے تحت تخمینہ لگانے کا حکم دیا تھا؟

(2) اگر مذکورہ بالا سوال کا جواب نفی میں ہے تو کیا درخواست دہندہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 کی شرائط کی وجہ سے تشخیص کے اس ترتیب میں طے شدہ ٹیکس کی رقم کے لئے ذمہ دار نہیں تھا؟

ہائی کورٹ نے پہلے سوال کا جواب ہاں میں دیا اور کہا کہ دوسرے سوال کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ اپنے نتیجے پر پہنچنے میں ہائی کورٹ نے مندرجہ ذیل نتائج درج کیے:

"(i) حقائق اور اس کیس کے حالات میں، 30-9-1953 کو دفعہ 23(4) کے تحت انکم ٹیکس افسر کی طرف سے کی گئی تشخیص کا حکم قانون میں غلط ہے،

(a) قطعی طور پر اس لیے کہ انہوں نے ایسوسی ایشن کا جائزہ لیا نہ کہ ان لوگوں کا جو تحلیل کے وقت ایسوسی ایشن کے رکن تھے۔ اور
(b) خاص طور پر کسی ایسے ممبر کے خلاف جس پر دفعہ 34 اور 22(4) کے تحت نوٹس جاری نہیں کیے گئے کیونکہ اس پر نوٹس جاری کرنے میں ناکامی کی وجہ سے۔

تشخیص درخواست گزار پر پابند نہیں ہے، کیوں کہ اسے دفعہ 22 کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا اور جیسا کہ اوپر ذکر کردہ دوسروں کے ساتھ اس کا الگ الگ یا مشترکہ طور پر اندازہ نہیں لگایا گیا تھا۔

(ii) درخواست دہندہ 30-9-1953 کے تخمینے کے حکم کے مطابق قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم کے لئے ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ یہ تخمینہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 کے مطابق نہیں کیا گیا تھا۔

ٹیکس دینے والے حکام کے سامنے واحد سوال یہ تھا کہ کیا انکم ٹیکس افسر کی جانب سے گروپ کو تحلیل کرنے اور اس کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے حکم کو گروپ کے ان ممبروں کے خلاف نافذ کیا جاسکتا ہے جن کی خدمت نہیں کی گئی تھی۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 کا مادہ حصہ (جہاں تک اس میں بند ایسوسی ایشنوں کی ذمہ داریوں سے نمٹا گیا تھا) 1958 کے فنانس ایکٹ XI دفعہ 11 کے ذریعہ یکم اپریل 1958 سے نافذ العمل ہونے سے پہلے درج ذیل تھا:

"جہاں افراد کی انجمن کے ذریعہ جاری کوئی کاروبار، پیشہ یا پیشہ بند کر دیا گیا ہو، یا جہاں افراد کی انجمن کو تحلیل کر دیا گیا ہو، ہر وہ شخص جو اس تحلیل کے خاتمے کے وقت تھا، ایسی انجمن کا رکن ایسوسی ایشن کی آمدنی، منافع اور فوائد، باب IV کے تحت اور قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم اور باب IV کی تمام شرائط، جہاں تک ہو سکے، ایسی کسی بھی تشخیص پر لاگو ہوں گے۔"

یہ دفعہ ایکٹ کے باب IV کے تحت کسی انجمن کے کاروبار کے بند ہونے یا تحلیل ہونے کی صورت میں تشخیص کی ذمہ داری کا اعلان کرتا ہے۔ گروپ نے اعتراف کیا کہ سال 1358 کے آخر میں اپنا کاروبار ختم کر دیا اور اسے بھی تحلیل کر دیا گیا۔ ہر وہ شخص جو اس طرح کے منقطع یا تحلیل کے وقت گروپ کا ممبر تھا سیکشن 44 کی واضح شرائط کے مطابق گروپ کی آمدنی، منافع اور فوائد کے حوالے سے مشترکہ اور الگ الگ اندازہ لگایا جانا تھا اور اس کے لیے بھی ذمہ دار تھا۔ قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم اس عدالت نے دفعہ 44 کی اسکیم کا جائزہ لیتے ہوئے جیسا کہ اس نے 1958 میں اس کی ترمیم سے پہلے ایک فرم کو اپنی درخواست میں کہا جس نے اپنا کاروبار بند کر دیا تھا: سی اے ابراہیم، اپول، کوٹیم بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، کوٹیم اور ایک اور (1)

"درحقیقت، مقننہ نے دفعہ 44 کے ذریعہ نافذ کیا ہے کہ تشخیص کی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے اور کسی ایسی فرم کے خلاف جاری رکھی جاسکتی ہے جس کا کاروبار اس طرح بند کر دیا گیا ہے کہ گویا تعطل نہیں ہوا ہے۔ فرموں کے کاروبار کے بند ہونے کے باوجود ٹیکس کی ذمہ داری کا تعین کرنے اور عائد کرنے کے لیے فراہم کردہ مشینری، ایک افسانے کے تحت، فرم کو باب IV کے تحت تشخیص کے مقصد سے بند ہونے کے بعد بھی جاری رکھنا سمجھا جاتا ہے۔"

ابراہیم کے معاملے (1) میں عدالت ایک ایسی فرم کے جائزے سے متعلق تھی جس کے شرائط داروں میں سے ایک کی

موت سے فرم کے تحلیل ہونے کی وجہ سے کاروبار بند ہو گیا تھا۔ لیکن دفعہ 44 جیسا کہ 1939 کے ایکٹ 7 میں ترمیم کی گئی ہے اس کا اطلاق افراد اور فرموں کی انجمنوں کے کاروبار کو بند کرنے پر ہوتا ہے، اور اس معاملے میں براہ راست اس سوال کا تعین کیا جانا تھا کہ کیا آمدنی کی تفصیلات کو چھپانے یا جان بوجھ کر آمدنی کی غلط تفصیلات پیش کرنے پر کاروبار بند ہونے کے بعد قانونی طور پر جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ فرم کا جائزہ لینے والے حکم کی صداقت کو واضح طور پر چیلنج نہیں کیا گیا تھا، حالانکہ تشخیص کے حکم کی تاریخ پر فرم تحلیل ہو گئی تھی، اور اس کا کاروبار بند کر دیا گیا تھا، لیکن عدالت یہ فیصلہ کیے بغیر جرمانہ عائد کرنے والے حکم کی صداقت پر فیصلہ نہیں کر سکتی تھی کہ آیا کوئی جائز تخمینہ ہے، جرمانے عائد کرنے کے حکم کے لئے ایک جائز تشخیص کی بنیاد ہے۔

مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی کہ اگر گروپ کی تحلیل کے بعد کی گئی تشخیص کو درست بھی مانا جائے تو یہ صرف ان افراد پر لازم ہے جنہیں واپسی کا نوٹس دیا گیا تھا اور اس درخواست کی حمایت میں اس شق پر بھروسہ کیا گیا تھا کہ "ہر وہ شخص جو اس طرح کی تحلیل کے وقت تھا۔ اس طرح کی ایسوسی ایشن کا ایک رکن ایسوسی ایشن کی آمدنی کے سلسلے میں مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر تشخیص کا ذمہ دار ہوگا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دفعہ 44 میں "ہر شخص" کا مطلب تمام افراد ہیں، اور یہ نافذ کر کے کہ ایسے افراد "مشترکہ اور متعدد" طور پر تشخیص کے ذمہ دار ہوں گے، اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کے تحلیل ہونے کے بعد صرف تحلیل ہونے کی تاریخ پر ممبروں کو ایسوسی ایشن کی آمدنی کے حوالے سے جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ استدلال کے نتیجے میں یہ پیش کیا گیا تھا کہ جن ممبروں کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے انہیں انفرادی طور پر تشخیص کا نوٹس دیا جانا چاہئے، اور جن کو پیش نہیں کیا گیا ہے وہ تشخیص کے پابند نہیں ہوں گے۔ یہ دلیل ابراہام کے معاملے میں اس عدالت کے مشاہدے سے واضح طور پر متضاد ہے (1)۔ اگر دفعہ 44 کے تحت فرم یا ایسوسی ایشن کا تسلسل تشخیص کے مقصد کے لئے ہے تو ایسوسی ایشن کے انفرادی ممبروں کا جائزہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے باب چہارم کے تحت افراد کی ایک ایسوسی ایشن کو تخمینہ کی اکائی کے طور پر جانچا جاسکتا ہے، یا انفرادی ممبروں کو آمدنی کے متعلقہ حصص کے سلسلے میں الگ سے جانچا جاسکتا ہے، لیکن اس ایکٹ میں کسی ایسوسی ایشن کو حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لئے کوئی مشینری نہیں ہے، جو اجتماعی طور پر اس کے ممبروں کے ہاتھوں میں ہے۔ ایسوسی ایشن کے ذریعہ حاصل کردہ آمدنی کے سلسلے میں تشخیص کی اکائی یا تو ایسوسی ایشن ہے یا آمدنی میں اپنے حصے کے سلسلے میں ہر انفرادی رکن ہے۔ ایسا تب ہوتا ہے جب ایسوسی ایشن موجود ہوتی ہے اور اس کے تحلیل ہونے کے بعد بھی۔ ایسوسی ایشن کی آمدنی کا کوئی جزوی تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا ہے، جو اس رکن کے حصے تک محدود ہے جسے تشخیص کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ تخمینے کے مقصد کے لئے انکم ٹیکس ایکٹ کسی شخصیت کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے اور اگر وہ شخصیت باب IV کے مقاصد کے لئے ہے، جہاں تک اس کا تعلق تشخیص سے ہے، تو تشخیص کا نظریہ صرف ان ممبروں پر لاگو ہوتا ہے جن کو تشخیص کا نوٹس دیا گیا تھا، اس کی کوئی صداقت نہیں ہو سکتی۔ اس نقطہ نظر کی تائید دفعہ 44 میں "قابل ادائیگی ٹیکس" کے لفظ کے استعمال سے ہوتی ہے جس کے تناظر میں اس کا مطلب صرف ٹیکس ہو سکتا ہے جو ایسوسی ایشن کو تحلیل کرنے یا اپنے کاروبار کو بند کرنے کے لئے ادا کرنے کے لئے جانچا جاتا ہے۔ چونکہ دفعہ 44 کا بنیادی مقصد ایسوسی ایشن کے تحلیل ہونے یا اس کا کاروبار بند ہونے کے بعد اس کی آمدنی کو ٹیکس میں لانا ہے، لہذا انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 کے ذریعہ اس آمدنی کے ایک اہم حصے کا تخمینہ لگانے پر غور نہیں کیا جاتا ہے۔

دفعہ 44 کا اثر جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، صرف اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہے کہ ایسوسی ایشن کے کاروبار کو بند کرنے یا اس کی تحلیل کے باوجود تشخیص کے لئے ایکٹ کے باب چہارم میں فراہم کردہ مشینری کے اطلاق میں تسلسل کو یقینی بنایا جائے اور ٹیکس کی ذمہ داری عائد کی جائے۔ دفعہ 44 کی بنیاد پر ایسوسی ایشن کی شخصیت کو تشخیص کے مقصد سے جاری رکھا گیا ہے اور باب IV

اس پر لاگو ہوتا ہے۔ جس چیز کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کی تحلیل سے پہلے حاصل ہونے والی آمدنی اور ایسوسی ایشن کے ممبران کو ایسوسی ایشن کے ممبروں کی حیثیت سے مشترکہ طور پر اور اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس طرح کی تشخیص کے مقصد کے لئے، طریقہ کار یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کی آمدنی کے تخمینے کے لئے لاگو ہوتا ہے جیسے کہ یہ جاری رہا ہو۔ لہذا دفعہ 63(2) کے تحت مناسب شخص کو ایک نوٹس اتھارٹی کو ایسوسی ایشن پر ٹیکس لگانے کے قابل بنانے کے لئے کافی ہوگا۔ یہ عرضی کہ مدعا علیہ کو ذاتی طور پر تشخیص کا نوٹس نہیں دیا گیا ہے وہ تخمینہ کردہ ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے لہذا برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی کہ دفعہ 23(4) کے تحت کیا گیا اصل تخمینہ غیر قانونی تھا، کیونکہ گروپ کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 63(2) کے ذریعہ فراہم کردہ طریقے سے تشخیص کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا، بابا گوڈ کو نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ٹریبونل کے سامنے ایسی کوئی دلیل نہیں اٹھائی گئی۔ یہ ٹریبونل کے حکم سے پیدا نہیں ہوتا ہے اور ٹریبونل کے ذریعہ ہائی کورٹ کو بھیجا گیا سوال اس عرضی پر غور کرنے کا جواز پیش نہیں کرتا ہے۔ مدعا علیہ کو ایسا سوال اٹھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جو ٹریبونل کے حکم سے پیدا نہ ہو اور جس کا حوالہ نہ دیا گیا ہو۔ اس معاملے کا فیصلہ اس بنیاد پر کیا جانا چاہیے کہ بابا گوڈ کو اس سمنٹ کا نوٹس مناسب طریقے سے دیا گیا تھا اور انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 23(4) کے تحت مناسب طریقے سے جائزہ لیا تھا۔

ہمارا ماننا ہے کہ پہلے سوال کا جواب نفی میں ہوگا۔ اگر تشخیص کے حکم کو درست قرار دیا جاتا ہے، تو مدعا علیہ کی جانب سے اس بنیاد پر تشخیص کو رد کرنے کی درخواست کو ناکام ہونا چاہئے کہ اسے تشخیص کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ دوسرے سوال کا جواب اس طرح دیا جائے گا :

درخواست گزار اس سمنٹ آرڈر کے تحت واجب الادا ٹیکس کی رقم کا ذمہ دار تھا۔

منظور کی جاتی ہے۔ مدعا علیہ اس اپیل کے اخراجات اس عدالت اور ہائی کورٹ میں ادا کرے گا۔

منظور کی جاتی ہے۔